بارانی گندم کی کاشت

(زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

گندم پاکستان کی اہم غذائی فصل ہے اور سب سے زیادہ رقبہ پر کاشت ہوتی ہے۔آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے باعث ملک میں گندم کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ماہرین کے مطابق فصلوں کی اچھی اور بہتر پیداوار کے عوامل کی درجہ بندی میں منظور شدہ قسم کے صاف ستھرے، صحت منداو ر بیماریوں سے پاک بیج کا درجہ پہلے نمبر پر ہے۔محکمہ زراعت نے بارانی علاقوں کے لیے گندم کی مختلف اقسام بوائی کے لیے منظور کی ہیں۔بارانی علاقوں کے کاشتکار گندم کی منظور شدہ اقسام کو سفارش کردہ وقت کے مطابق کاشت کریں۔☆ چکوال 50 اور این اے آر سی 2009 اقسام کنگی سے متاثر ہوتی ہیں ان کو کم سے کم رقبہ پر کاشت کریں۔30 نومبر تک بوائی کے لیے 40 سے 50 کلوگرام جبکہ یکم سے 15 دسمبر تک کاشت کے لیے 50 سے 55 کلو گرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔بیج کے اگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کر لینا چاہیے۔ نوٹ: گندم کی اقسام چکوال 50، زیادہ شگوفے بناتی ہے اس لئے اس کی بروقت کاشت ،مناسب وتر اور کھیت کی اچھی تیاری کی صورت میں بیج کی فی ایکڑ شرح میں 5 کلوگرام تک کمی کی جاسکتی ہے ۔پچھیتی کاشتہ گندم کے لئے شرح بیج میں اضافہ اس لئے ضروری ہے کہ درجہ حرارت میں کمی کی وجہ سے بیج کے اگاؤ میں تاخیر ہو جاتی ہے۔پودا شگوفے کم بناتا ہے اور سٹے بھی چھوٹے رہ جاتے ہیں لہٰذا بیج کی مقدار ایک حد تک بڑھانے سے بنیادی شاخوں میں اضافہ ہوگا جو پیداوار میں اضافے کا سبب بنے گا۔مزید براں شرح بیج میں مذکورہ اضافہ جڑی بوٹیوں کے کنٹرول کے لئے بھی معاون ثابت ہوگا کیونکہ گندم کے پودے زیادہ ہونے کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملے گا۔گندم کی مختلف بیماریوں میں کانگیاری، کرنال بنٹ، گندم کی بلاسٹ اور اکھیڑا وغیرہ زیادہ نقصان دہ ہیں اور پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں ان بیماریوں سے بچاؤ کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے تھایوفنیٹ میتھائل بحساب دو تا اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج یا امیڈاکلوپرڈ+ٹیبوکونازول بحساب 4 ملی لٹر فی کلوگرام بیج لگائیں۔بہتر ہے کہ بیج کو زہر لگانے کے لئے گھومنے والا ڈرم استعمال کیا جائے اگر یہ میسر نہ ہو تو پلاسٹک کی ایک بوری میں وزن شدہ بیج اور سفارش کردہ زہر ڈال کر بوری کا منہ باندھیں اور دونوں طرف سے پکڑ کر اچھی طرح ہلائیں تاکہ بیج کے ہر دانے کو زہر لگ جائے خیال رہے کہ بوری کو تقریباً آدھا بھرا جائے۔گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھیت کا اچھے طریقے سے تیار اور ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔مون سون کی پہلی بارش کے بعد گہرا ہل چلا کر چھوڑ دیں تاکہ زمین میں زیادہ سے زیادہ پانی جذب ہو سکے اس مقصد کیلئے مولڈ بولڈ (مٹی

پلٹنے والا ہل) یا راجہ ہل استعمال کریں۔ دوران فصل بارشوں کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے مضبوط وٹ بندی کریں۔ آخری تیاری میں ایک بار ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ مون سون کی پہلی بارش کے بعد زمین میں مولڈ بولڈ (مٹی پلٹنے والا ہل) یا راجہ ہل چلائیں تاکہ زمین کافی گہرائی تک بھربھری ہوجائے اور زیادہ پانی جذب کر سکے۔ بعدازاں گندم کی کاشت سے قبل ہر بارش کے بعد عام ہل چلائیں اور سہاگہ دیں تاکہ اگنے والی جڑی بوٹیاں تلف ہوسکیں اور زمین پر بھربھری مٹی کی تہہ بن جائے اور زمین کے اندر جذب ہونے والا پانی محفوظ رہ سکے۔ بوائی سے پہلے دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں تاکہ وتر زمین کی اوپر والی تہہ میں آجائے۔ گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں اور تمام کھاد بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔ گندم کی اچھی اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی انتہائی ضروری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق جڑی بوٹیوں کی وجہ سے 42 فیصد تک گندم کی پیداوار کم ہوجاتی ہے ۔یعنی اگر 40 من فی ایکڑ پیداوار متوقع ہے تو یہ محض 23 من فی ایکڑ رہ جائے گی۔ فصلوں کا ادل بدل کریں اور گندم والے کھیتوں میں دو تا تین سال بعد چارہ برسیم وغیرہ کاشت کریں۔ فصل کے اگاؤ کے بعد کھرپا یا کسولے سے خشک گوڈی کر کے فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل کافی موثر ہے بشرطیکہ کاشتکار کے پاس افرادی قوت ہو۔ کیمیائی انسدادکی صورت میں محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ جڑی بوٹی زہروں کا استعمال کریں۔ اچھی پیداوار کے حصول کے لئے سفارش کردہ کھادوں کا استعمال زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی روشنی میں کریں۔ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں تجزیہ گاہیں موجود ہیں جہاں سے کاشتکار زمین کا تجزیہ کرواسکتے ہیں اور ان سفارشات کی روشنی میں کھادوں کا صحیح استعمال کرسکتے ہیں۔ بارانی گندم کی منظور شدہ اقسام میں چکوال 50 کا وقت کاشت 15 اکتوبر تا 15 نومبر جبکہ این اے آر سی 2009، بارس 2009، دھرابی 2011، پاکستان 2013، فتح جنگ 2016، احسان 2016، بارانی 2017 کا وقت کاشت 20 اکتوبر تا 15 نومبر ہے ۔بارانی گندم کے کم بارش والے علاقوں مثلاً راجن پور، لیہ، دیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بھکر، میانوالی اور خوشاب کے بارانی علاقے جنڈ، پنڈی گھیپ میں بوائی کے وقت فصل میں ایک بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی اور درمیانی بارش والے علاقوں مثلاً چکوال، تلہ گنگ اور پنڈ دادنخان کے علاقوں میں سوا بوری ڈی اے پی + سوا بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی ڈالنی چاہیے اسی طرح زیادہ بارش والے علاقوں مثلاً راولپنڈی، اٹک، جہلم، سوہاوہ، نارووال، گجرات، کھاریاں، اور شکر گڑھ کے علاقوں میں ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی بوائی کے وقت ڈالنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆